2 مالی شعبے تک رسائی میں توسیع

2.1 عمومی جائزہ

پاکستان میں مالی شعبے کی اصلاحات کا ایک اہم مقصد بینکوں کو اس قابل بنانا تھا کہ وہ معاشی اور سماجی نمو کے لحاظ سے اہمیت کے حامل معیشت کے ان شعبوں کو فنڈز فراہم کرسکیں جنہیں اب تک نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اسٹیٹ بینک نے معیشت کے پسماندہ اور نظر انداز کیے جانے والے شعبوں تک مالی خدمات کی رسائی کو توسیع دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک میں قائم ترقیاتی مالیات گروپ (ڈی ایف جی) انفراسٹرکچر و مکاناتی مالکاری، ایس ایم ای و خرد مالکاری، زراعت و دیہی مالیات جیسے نئے مفید شعبوں کو بہتر طور پر سمجھنے کی استعداد بڑھانے کے اقدامات کر رہا ہے کیونکہ ان شعبوں کو ابھی تک ان کی حقیقی صلاحیت کے مطابق ترقی نہیں دی جاسکی۔ اسٹیٹ بینک مؤثر ضوابط پر مبنی مالی شمولیت کے نظام کی تعمیر اور اسے مضبوط بنانے کے لیے کوشاں ہے جس کا مقصد مذکورہ شعبوں کو تیز رفتار بنیادوں پر بینکاری شعبے کے مرکزی دھارے میں لانا ہے۔ شعبہ ایس ایم ای مالیات نے چھوٹے و درمیانے درجے کی انٹرپرائز (ایس ایم ای) کی قرضوں تک رسائی اور اس کی مقدار کو بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ اس شعبے نے گندم کی خریداری کے لیے بینکاری شعبے سے قرضوں کی بروقت فراہمی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 09ء کے دوران برآمدات کو بڑھانے اور برآمدی آرڈرز کی بروقت تکمیل کے لیے برآمدکنندگان کو متعدد سہولتیں فراہم کی ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت دوبارہ 100 فیصد نو مالکاری فراہم کرنے کا فیصلہ کیا اور ای ایف ایس کے حصہ اول کے تحت مالکاری رقومات کی واپسی طویل مدت میں کرنے کی اجازت دی۔ قدرتی آفات سے نقصانات کی صورت میں بینکوں اور کاشت کار برادری کے خطرات کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران فصلی قرضہ بیمہ اسکیم کا آغاز کیا اور ابتدائی طور پر پانچ بڑی فصلوں کے لیے اس اسکیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح خرد مالکاری شعبے کی نمو اور ترقی کے لیے کیے جانے والے دیگر اقدامات یہ ہیں: (i) خرد مالکاری قرضہ جاتی ضمانت سہولت (ii) ادارہ جاتی استحکام فنڈ اور (iii) مالی خدمات فنڈ تک رسائی میں بہتری کا عمل بھی 09-2008ء میں شروع کیا گیا ہے۔

2.2 چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائز (ایس ایم ای)

دیگر ترقی پذیر ممالک کی طرح پاکستان کی معیشت میں بھی ایس ایم ای شعبے کو بے حد اہمیت حاصل ہے۔ ایس ایم ای کا شعبہ پست لاگت میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے، غربت کے خاتمے اور معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کو معیشت کی سماجی و معاشی سرگرمیوں کو بڑھانے، آجرانہ ثقافت کی حوصلہ افزائی اور پاکستان کی زرمبادلہ میں آمدنی کو بڑھانے کے حوالے سے ایس ایم ایز کی اہمیت کا ادراک ہے۔

2.2.1 ایس ایم ای قرضے

رسمی شعبے کی مجموعی مالیات (10 فیصد) کے لحاظ سے کارپوریٹ مالیات کے بعد ایس ایم ای شعبے کا نمبر آتا ہے۔ آخر جون 2009ء تک ایس ایم ای شعبے کے مجموعی واجب الادا قرضوں کی مالیت 345.1 ارب روپے بنتی ہے جو کہ جون 2008ء میں 393.6 ارب روپے تھی۔ ایس ایم ای قرضوں میں کمی کی اہم وجہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے باعث پیداواری سرگرمیوں میں کمی، سیالیت کی قلت اور بینکوں کی جانب سے ایس ایم ای قرضوں کے اجرا میں محتاط رویہ اختیار کرنا ہے۔ ملک میں امن و امان کی خراب صورتحال اور عالمی کساد بازاری نے بھی پاکستانی معیشت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ ایس ایم ای قرضوں کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ 345.1 ارب روپے کے مجموعی قرضوں میں جاری سرمائے کا حصہ 76 فیصد، تجارتی مالکاری کا 13 فیصد اور معینہ سرمایہ کاری کا حصہ 11 فیصد ہے (دیکھئے شکل 2.1)۔

شکل 2.1: ایس ایم ای شعبے کے قرضے

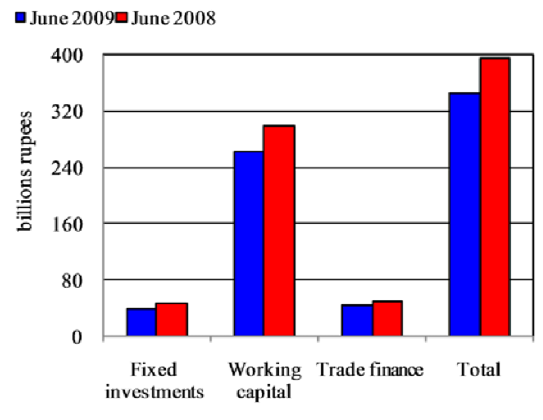

مالی سال 2009ء کے دوران ایس ایم ای قرض گیروں کی تعداد میں 2 فیصد کمی دیکھی گئی ہے۔ آخر جون 2009ء تک ایس ایم ای قرض گیروں کی تعداد 219,062 تھی جو کہ آخر جون 2008ء میں 223,675 رہی تھی (دیکھئے **شکل 2.2**)۔ تاہم، شعبہ ایس ایم ای مالیات کے کمرشل بینکوں سے مسلسل قریبی رابطے اور حکومت کے محتاط معاشی اقدامات کے باعث ایس ایم ای قرضوں میں مزید کمی کو روکنا ممکن ہوا۔

شکل 2.2: ایس ایم ای شعبے کے قرض گیروں کی تعداد

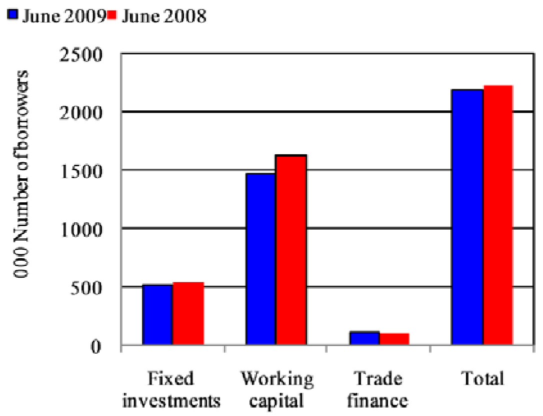

2.2.2 ایس ایم ای مالیات کی نمو کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

معاشی نمو کو بڑھانے اور غیر زرعی شعبے میں وسیع آبادی کو روزگار کی فراہمی کے حوالے سے ایس ایم ای شعبے کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے شعبہ ایس ایم ای مالیات نے بینکاری شعبے سے ایس ایم ایز کی مالکاری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔

ایس ایم ای قرضہ جاتی ضمانت اسکیم

قرضہ جاتی ضمانت کی اسکیمیں ایسے پروگراموں پر مشتمل ہوتی ہیں جن کے تحت قرضوں کی جزوی یا مکمل واپسی کا بیمہ کیا جاتا ہے تاکہ قرض گاروں کے ایسے گروپوں کو قرضے دینے کی ترغیب دی جاسکے جو عام حالات میں قرضے حاصل نہیں کرسکتے۔ قرضہ جاتی ضمانت کے پروگراموں کے ذریعے قرض حاصل کرنے والے ان امیدواروں کی مشکلات پر قابو پایا جاسکتا ہے جن کے پاس عمدہ منصوبے موجود ہیں اور ہر لحاظ سے قرضہ لینے کے اہل ہیں لیکن وہ قرض دینے والے بینک کی شرائط کے مطابق مناسب ضمانت فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ شعبہ ایس ایم ای مالیات، مالی شمولیت پروگرام کے تحت برطانیہ کے ڈی ایف آئی ڈی کے اشتراک سے ایک قرضہ جاتی ضمانت اسکیم کو متعارف کرانے کی کوششیں کررہا ہے۔ توقع ہے کہ مذکورہ اسکیم کے آغاز کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے اور اس کے ذریعے بینکوں کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ معیشت کے ایسے حصے میں کاروبار کے مواقع سے فائدہ اٹھائیں جسے قرضہ دینے میں عام طور پر وہ ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرتے ہیں کیونکہ قرض گیر کے پاس خاصی رقوم ہوتی ہیں لیکن وہ ضمانت فراہم کرنے کی صلاحیت کا حامل نہیں ہوتا۔ اندرونی طور پر مذکورہ اسکیم کے تصور کی منظوری دے دی گئی ہے اور اسے جلد متعارف کرادیا جائے گا۔

بینکوں کے لیے قرضوں کے علامتی اہداف

اسٹیٹ بینک نے اعلیٰ سطح کی ایک ایس ایم ای قرضہ جاتی مشاورتی کمیٹی (ایس ایم ای سی اے سی) تشکیل دی ہے جس کا مقصد ایس ایم ای قرضوں کے اجرا کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لینا اور ایس ایم ایز کے لیے مالکاری میں بہتری کی تجاویز دینا ہے۔ کمیٹی نے بینکوں کو ایس ایم ای مالکاری کے علامتی اہداف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ علامتی اہداف بینکوں کی کارکردگی جانچنے کے حوالے سے اہم نشانیہ ثابت ہوں گے۔ اس شعبے میں ان کی کارکردگی کی عکاسی ان کے منصوبوں اور حکمت عملی کے موافق امتزاج کے ذریعے ایس ایم ای اکتشاف میں اضافے سے ہوگی۔

ایس ایم ای فنانس کلسٹر ٹریننگ پروگرام

ایس ایم ایز کو قرضے دینے کے لیے کمرشل بینکوں کے متعلقہ عملے کو خصوصی مہارت درکار ہوتی ہے۔ اس مہارت کی ضرورت مصنوعات کی تیاری، قرضے کے خطرے کا انتظام، نقد رقوم پر مبنی قرض گاری اور مصنوعات کی فروخت و بازارکاری کے شعبوں میں ہوتی ہے۔ ان اہم شعبوں میں بینکاروں کی استعداد میں بہتری لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 09-2008ء میں لاہور، راولپنڈی، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، پشاور اور کوئٹہ میں تربیتی پروگرام منعقد کیے جن میں علاقائی ایس ایم ای بینکاروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

ترقیاتی مالیات کا سہ ماہی جائزہ

اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران ترقیاتی مالیات کا سہ ماہی جائزہ تیار کرنے کا کام شروع کیا جو کہ ترقیاتی مالیات گروپ میں معاشی اہمیت کے حامل معیشت کے اہم شعبوں کو

قرضوں کی فراہمی کے تجزیے پر مبنی ہے۔اس میں ایس ایم ای، خرد مالکاری، زراعت، انفراسٹرکچر و مکانات شامل ہیں۔ترقیاتی مالیات گروپ کے سہ ماہی جائزے سے مذکورہ شعبوں کو قرضوں کی فراہمی بہتر بنانے کے لیے ضروری اقدامات کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ایس ایم ای قرضہ جاتی درجہ بندی سروس کے طریقہ کار کا تعین

حالیہ برسوں کے دوران ایس ایم ای قرضوں میں تیزی سے نمو کے باوجود اس شعبے میں مستند اور آزاد تحقیق کا فقدان ہے۔چونکہ کئی نجی بینک اپنے وسائل اور توجہ ایس ایم ای قرضوں کی جانب مرکوز کر رہے ہیں، اس لیے آزاد آرا کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای قرضہ جاتی درجہ بندی سروس کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اسے پاکستان میں شروع کرنے کی کوششوں کا آغاز کر دیا ہے۔اس ضمن میں، اسٹیٹ بینک نے قرضہ جاتی درجہ بندی کی موجودہ ایجنسیوں سمیت متعلقہ فریقین سے رابطے کے بعد ایس ایم ای قرضہ جاتی درجہ بندی سروس متعارف کرانے کے طریقہ کار کو حتمی شکل دے دی ہے اور اسے جلد شروع کر دیا جائے گا۔

2.2.3 برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت مالکاری

عالمی مالی بحران، ملک میں معاشی سست روی اور بینکوں کو درپیش سیالیت کی قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مالی سال09ء کے دوران برآمدکنندگان کی سہولت کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔اسٹیٹ بینک نے برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت دوبارہ100 فیصد نو مالکاری فراہم کرنے کا فیصلہ کیا اور ای ایف ایس کے حصہ اول کے تحت مالکاری رقوم کی واپسی طویل مدت میں کرنے کی اجازت دی۔مزید برآں، اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے کارکردگی پر مبنی مارک اپ کی شرحوں کا ایک نیا طریقہ کار متعارف کرایا گیا ہے۔اسی طرح ایل ٹی ایف ایف کے تحت اسٹیٹ بینک نے اصل زر کی رقوم کی ادائیگی کو ایک سال تک ملتوی کرنے کی اجازت دی اور اس میں ایتھنول، دواسازی، فرنیچر، قدر اضافی کے حامل اسپننگ اور استعمال شدہ مشینری کے شعبوں کو شامل کر کے اس اسکیم کے دائرہ کار کو وسعت دی ہے۔اسٹیٹ بینک نے اہل شعبوں / مشینری پر یکم جنوری تا31 مارچ2009ء کی مدت کے دوران دیے گئے طویل مدتی کمرشل قرضوں کی نو مالکاری کرنے کی یکبارگی سہولت سے استفادے کی اجازت بھی دی۔

ایس بی پی بی ایس سی (بینک) کے مختلف دفاتر نے مالی سال09ء کے دوران 437.810 ارب روپے برآمدی مالکاری اسکیم کی مد میں ادا کیے۔ای ایف ایس کے تحت مالکاری کے واجبات کی صورتحال 30 جون09ء پر177.375 ارب روپے تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی جون09-2008ء کے دوران مجموعی طور پر34.558 ارب روپے دیے گئے۔30 جون09ء پر برآمدی نو مالکاری کے واجبات کی تقابلی صورتحال اور مالی سال09ء کے دوران اسکیم کے تحت ادائیگیوں کو **جدول 2.1** میں دیا گیا ہے۔

جدول : 2.1 برآمدی مالکاری اسکیم

ملین روپے

	واجبات			ادائیگیاں	
	واجبات جون تک			فراہم کردہ نو مالکاری	
	مس08ء	مس09ء	مطلق تبدیلی	مس08ء	مس09ء
حصہ اول	34,296	49,545	15,249	94,633	123,371
حصہ دوم	108,521	127,829	19,308	252,473	314,439
کل	**142,817**	**177,374**	**34,557**	**347,106**	**437,810**

ای ایف ایس کے تحت شعبہ وار مالکاری

شعبہ وار پوزیشن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ واجبات (تقریباً112.6 ارب روپے) ٹیکسٹائل شعبے کے ہیں۔ٹیکسٹائل شعبے کے واجبات میں سب سے بڑا حصہ (30.7 ارب روپے) تیار ملبوسات کا ہے۔خوردنی اشیا میں سب زیادہ رقوم چاول (16.8 ارب روپے) کے لیے حاصل کی گئیں۔مجموعی شعبہ وار تفصیلات کو **شکل 2.3** میں دیا گیا ہے۔

طویل مدتی مالکاری سہولت

30 جون2009ء تک طویل مدتی مالکاری سہولت کے تحت دیئے گئے فنڈز کے واجبات کی مالیت5,603 ملین روپے بنتی ہے جنہیں88 قرض گیروں میں تقسیم کیا گیا۔اس میں ٹیکسٹائل کے شعبے کا حصہ3,962 ملین روپے(71 فیصد) بنتا ہے جسے71 قرض گیروں کو دیا گیا۔مجموعی شعبہ وار صورتحال کو **جدول 2.2** میں دیا گیا ہے۔

شکل 2.3: م س 09ء میں واجب الادا نو مالکاری کی شعبہ وار تقسیم

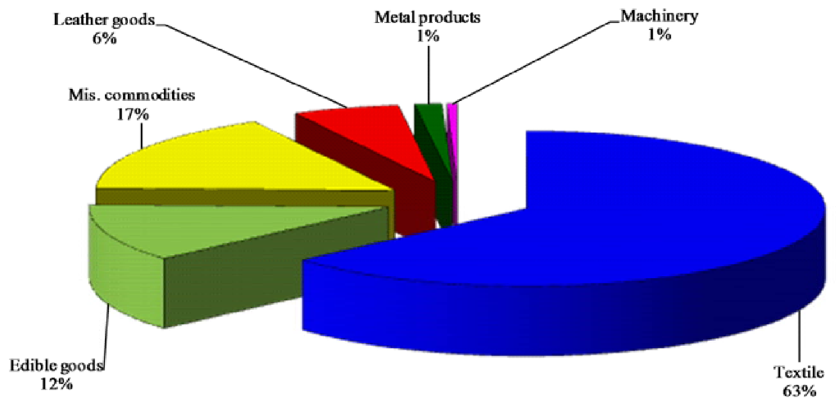

طویل مدتی مالکاری۔ برآمدی نوعیت منصوبہ (ایل ٹی ایف۔ ای او پی)

ایل ٹی ایف۔ ای او پی (کالعدم) کے تحت واجبات کی صورتحال ظاہر کرتی ہے کہ سال کے دوران 6,241 ملین روپے واپس کیے گئے اور 30 جون 2009ء پر مالکاری کے واجبات کی مالیت 32,389 ملین روپے تھی۔

جدول 2.2 : ایل ٹی ایف ایف کے تحت واجبات کی شعبہ وار صورتحال

ارب روپے

شعبے	قرض گیروں کی تعداد	واجبات
ٹیکسٹائل	71	3,962
انجینئرنگ سامان	6	1,200
چاول کی پروسیسنگ	6	191
چمڑے کی مصنوعات	1	21
ماہی گیری	2	14
دیگر	2	213
کل	**88**	**5,603**

برآمد کنندگان کے لیے پالیسی میں تبدیلیاں اور سہولتیں

برآمدی مالکاری اسکیم

- برآمد کنندگان کی جاری سرمائے کی مالکاری کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے اور بینکوں کو مزید سیالیت فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ای ایف ایس کے تحت 100 فیصد نو مالکاری کا آغاز کیا۔
- ای ایف ایس کے حصہ دوم کے تحت کارکردگی پر مبنی شرحوں کا طریقہ کار متعارف کرایا گیا تاکہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے برآمد کنندگان کو سہولت دی جا سکے۔
- ای ایف ایس کے حصہ اول کے تحت نو مالکاری کی مدت میں توسیع کرتے ہوئے اسے 270 دن کر دیا گیا۔
- مقررہ حد سے زائد رقوم رکھنے والے برآمد کنندگان کو 31 دسمبر 2009ء تک استثنا دیا گیا۔
- مالی سال 09-2008ء کے دوران ای ایف ایس کے حصہ دوم کے تحت ہاتھ سے بنے ہوئے قالینوں پر دی جانے والی مالکاری کی سہولتوں کے لیے کارکردگی کی شرائط کو 2 گنا سے کم کرکے 1.5 گنا کر دیا گیا ہے۔
- برآمد کنندگان کے لیے مالی سال 09ء میں ہونے والی شپ منٹس کی مدت میں ای ایف ایس کے حصہ اول کے تحت مزید 180 دن کی توسیع کی گئی ہے۔

طویل مدتی مالکاری سہولت

- اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی مالکاری اسکیموں کے تحت واجب الادا مالکاری پر اصل زر کی واپسی کے لیے ایک سال کی مہلت دی گئی۔
- ایل ٹی ایف ایف کے دائرہ کار کو وسعت دیتے ہوئے مختلف شعبوں کو نو مالکاری کی اجازت دی گئی؛ (i) استعمال شدہ مشینری کی درآمد/خریداری اور (ii) اتھنول، فرنیچر، دواسازی اور اسپننگ کے ذیلی شعبوں (ڈبلنگ، بل دینا، اون کی صفائی، اون کو بل دینا، لائیکرا اور دھاگے کی رنگائی) کو اسکیم میں شامل کیا گیا ہے۔
- قدر اضافی کے حامل غیر ٹیکسٹائل شعبوں کو یکم جنوری 2005ء تا 30 مارچ 2009ء تک پلانٹ اور مشینری کی درآمد/خریداری کے لیے بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں سے لیے گئے واجب الادا طویل مدتی قرضوں کی 50 فیصد نو مالکاری کرنے کا یکبارگی موقع دیا گیا۔

2.3 خرد مالکاری

پاکستان میں خرد مالکاری کا شعبہ ابھی ترقی کے ابتدائی مراحل سے گزر رہا ہے۔ فی الوقت ملک میں آٹھ لائسنس یافتہ خرد مالکاری بینک (ایم ایف بیز) کام کر رہے ہیں جن میں سے چھ قومی سطح پر اور دو ضلعی سطح پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ایم ایف بیز کے علاوہ متعدد خرد مالکاری ادارے (ایم ایف آئیز)، غیر سرکاری تنظیمیں (این جی اوز) اور دیہی اعانتی پروگرامز (آر ایس پیز) بھی ملک میں خرد مالکاری کی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔

2003ء میں خرد مالکاری کی صنعت کی بنیاد انتہائی پست تھی اور اس وقت سے لے اب تک اس میں قابل ذکر توسیع ہوئی ہے اور اس کے قرض گیروں کی تعداد بڑھ کر 1.8 ملین تک جا پہنچی ہے جس میں خواتین کی شمولیت 50 فیصد بنتی ہے۔ حالیہ برسوں کے دوران خرد مالکاری میں خاطر خواہ نمو کے باوجود پاکستان میں مالی اخراج کی سطح ابھی تک خاصی بلند ہے کیونکہ عالمی بینک کے تعاون سے 2008ء میں کیے گئے مالیات تک رسائی کے سروے کے مطابق پاکستان میں صرف 12 فیصد بالغ آبادی کو رسمی مالی خدمات تک رسائی حاصل ہے۔ مزید برآں، اسی سروے کے مطابق ملک کی 56 فیصد بالغ آبادی کو مالی خدمات تک کسی قسم کی رسائی نہیں ہے۔

2008ء کے دوران خرد مالکاری کے شعبے کی نمو میں ملا جلا رجحان رہا اور اس کی آخری سہ ماہی میں تین برسوں میں پہلی بار خرد قرضوں کی نمو کا رجحان منفی رہا۔ تاہم، سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں اس کی نمو مثبت رہی ہے۔ سال 2008ء کے دوران قرض گیروں کے لحاظ سے خرد مالکاری شعبے کی نمو مثبت رہی اور اس میں 36 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے جبکہ 2003ء تا 2007ء کے دوران اس کی شرح نمو 40 فیصد رہی تھی۔

خرد قرضوں کے علاوہ خرد مالکاری بینکوں کے دیگر تمام زمروں میں نمو ہوئی ہے جن میں سازگار پالیسی ماحول، معاون انفراسٹرکچر، ادارہ جاتی ترقی، فراہمی کے متبادل ذرائع کا فروغ، انسانی وسائل، ٹیکنالوجی کا استعمال، خرد مالکاری بینکوں کی تعداد میں اضافے سے ان تک رسائی کا بڑھنا اور شاخوں میں توسیع شامل ہیں۔ حکومت اور اسٹیٹ بینک کے عزم نے اس شعبے کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے میں مدد دی ہے کیونکہ یہ شعبہ مالی خدمات تک رسائی کو وسعت دینے اور کمرشل بینکوں/ سماجی سرمایہ کاروں کے لیے متعلقہ کاروباری مواقع کو فروغ دینے کے حوالے سے بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

شکل 2.4: خرد مالکاری کی رسائی

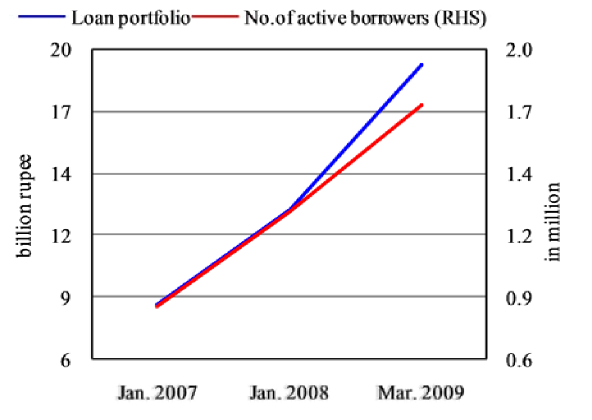

فروری 2007ء میں اسٹیٹ بینک نے مقامی متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے خرد مالکاری کے لیے ایک قومی حکمت عملی تشکیل دی جسے 'خرد مالکاری تک رسائی میں توسیع' (ای ایم او) کا نام دیا گیا ہے۔ اس حکمت عملی میں شعبے کو درپیش مسائل کا تجزیہ کیا گیا، نمو کی مطلوبہ سطح کے حصول میں رکاوٹ بننے والے اہم عوامل کی نشاندہی کی گئی، رسائی کے اہداف طے کیے گئے اور اس کی وسعت و پائیداری کے حصول کی خاطر شعبے کی استعداد کی مضبوطی کے لیے اقدامات کی سفارش کی گئی ہے۔ ای ایم او حکمت عملی کے نفاذ کے بعد سے خرد مالکاری تک رسائی کی کارکردگی کو **شکل 2.4** میں پیش کیا گیا ہے۔

سال 2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے خرد مالکاری کو فروغ دینے اور 'خرد مالکاری تک رسائی میں توسیع کی حکمت عملی' کے ذریعے خرد مالکاری بینکوں تک رسائی کو بڑھانے کے طویل مدتی مقصد کے حصول کے لیے خرد مالکاری پالیسی اور ترقیاتی پروگراموں کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ اس شعبے میں ہونے والی پیش رفت کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

پاکستان پوسٹ اور ایف ایم ایف بی کی شراکت

ای ایم او حکمت عملی پر عملدرآمد سے ایم ایف بیز کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے کہ وہ اس شعبے کی نمو میں اضافہ کریں۔ اس حکمت عملی کے اہم اقدامات میں دیہی اور دور دراز کے علاقوں

تک پست لاگت میں رسائی فراہم کرنے کے لیے ایم ایف بیز کو پاکستان پوسٹ کے وسیع نیٹ ورک کو استعمال کرنے کی سہولت دی گئی ہے۔ دی فرسٹ مائیکروفنانس بینک (ایف ایم ایف بی) نے پاکستان پوسٹ کے اشتراک سے فراہمی کے متبادل ذریعے سے مالی خدمات فراہم کرنے کا پہلا تجربہ کامیابی کے ساتھ مکمل کرلیا ہے۔ اس شراکت کے نتیجے میں ایف ایم ایف بی کو موٴثر لاگت میں نمو کا تجربہ ہوا ہے اور ذیلی دفتر (پاکستان پوسٹ کی شاخیں) پر فی قرض گیر لاگت اسی علاقے میں عام بینک کی شاخ کی مجموعی فی قرض گیر لاگت کا صرف 37 فیصد بنتی ہے۔

خصوصی خرد مالکاری سی آئی بی

2010ء تک تیس لاکھ قرض گیروں کے مقررہ ہدف کے حصول اور بڑے شہروں میں ایم ایف بیز و ایم ایف آئیز میں بڑھتی ہوئی مسابقت کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان میں خرد مالکاری منڈیوں میں آپریشنز کی ہموار انجام دہی کے لیے ایک الگ خرد مالکاری سی آئی بی کی موجودگی بے حد ضروری ہوگئی تھی۔ اس لیے خصوصی خرد مالکاری سی آئی بی کے قیام کو ای ایم او حکمت عملی کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے مقرر کردہ ایک عالمی ماہر کی جائزہ سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک (پی ایم این) نے اپنے اراکین کی مشاورت سے لاہور میں پائلٹ سی آئی بی شروع کی ہے۔ اس منصوبے میں سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایم ایف بیز کو پائلٹ/نجی سی آئی بیز کے ساتھ صارفی ڈیٹا کا تبادلہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ تاہم اس کے لیے صارفین کی رضامندی سے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظور کردہ صارفین کے جامع تحفظ اور رازداری کی رہنما ہدایات کی تیاری ضروری قرار دی گئی ہے۔

نئے خرد مالکاری بینکوں کے لائسنسوں کا اجرا

ای ایم او حکمت عملی میں مضبوط ایم ایف آئیز و آر ایس پیز کو ضابطے کے تحت کام کرنے والے ایم ایف بیز میں بدلنے کے ذریعے ادارہ جاتی ترقی کا راستہ بھی متعین کیا گیا ہے۔ انہی کوششوں کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے کشف خرد مالکاری بینک (جون 2008ء) اور این آر ایس پی مائیکروفنانس بینک (فروری 2009ء) کو لائسنس جاری کیے ہیں۔ بینک بننے سے قبل یہ کشف فاؤنڈیشن اور این آر ایس پی کی حیثیت میں کام کر رہے تھے۔ کشف نے 2012ء تک شاخوں کے 100 ملک گیر نیٹ ورک کے ذریعے دس لاکھ بچت کنندگان اور ساڑھے تین لاکھ قرض گیروں تک رسائی کا منصوبہ بنایا ہے۔ این آر ایس پی مائیکروفنانس بینک نے ابھی اپنے آپریشنز کا آغاز نہیں کیا۔

تعمیر مائیکروفنانس بینک کا بلا دفتر بینکاری منصوبہ

ای ایم او حکمت عملی کے طویل مدتی مقاصد میں سے ایک ایم ایف بیز کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ وہ موٴثر لاگت میں رہتے ہوئے غریبوں اور دور دراز کے لوگوں تک رسائی کے لیے نئی ٹیکنالوجی اپنائیں۔ اسٹیٹ بینک کے بلا دفتر بینکاری کے قواعد کے تحت لائسنس جاری ہونے کے بعد تعمیر ایم ایف بینک نے ٹیلی نور کے اشتراک سے 2008ء میں پائلٹ بلا دفتر بینکاری (ایجنٹ پر مبنی) کا آغاز کیا ہے۔ اس پر خاصا کام کیا جاچکا ہے اور بینک جلد اپنی پہلی پروڈکٹ متعارف کرادے گا۔ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے تعمیر کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے ہیں جس کے تحت اسٹیٹ بینک ادارہ جاتی استحکام فنڈ (آئی ایس ایف) سے تعمیر کو 82 ملین روپے فراہم کرے گا تاکہ بلا دفتر بینکاری کی فراہمی کے اس ذریعے کو مزید مستحکم کیا جاسکے۔

عالمی تنظیمیں

ہم نے ملک میں خرد مالکاری کی منڈی میں ترقی کے لیے عالمی تنظیموں کو بھی کاروبار کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اے ایس اے اور بنگلہ دیش کی بی آر اے سی جیسی تسلیم شدہ عالمی تنظیموں نے پاکستان میں اپنے کام کا آغاز کردیا ہے۔ انہیں عالمی این جی اوز کی حیثیت دی گئی ہے۔

بچت و قرضہ یونینیں

پاکستان میں بچت و قرضہ یونینوں (ایس سی یوز) کے شعبے کی بحالی ای ایم او کے طویل مدتی مقصد کا اہم حصہ ہے۔ ایس سی یوز اپنے ارکان پر مبنی مالی اداروں کی حیثیت سے امانتیں جمع کرتی اور نچلی سطح پر عوام کی مالی ضروریات پوری کرتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک ملک میں ایس سی یوز شعبے کو دوبارہ متحرک کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس ضمن میں قرضہ جاتی یونین کی عالمی کونسل (ڈبلیو او سی یو) کا ایک وفد اس شعبے کی تکنیکی معاونت کی ضروریات کا جائزہ لینے کے لیے ستمبر 2009ء میں پاکستان کا دورہ کرے گا۔

پالیسی میں بہتری لانا، نظر ثانی اور ضوابطی ڈھانچہ

چونکہ اس شعبے میں خرد مالکاری سی آئی بی اور بلا دفتر بینکاری جیسی بعض اختراعات واقدامات کیے گئے ہیں اس لیے اس کے ضوابطی فریم ورک میں بعض تبدیلیوں، اضافے اور نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک نے محتاطیہ ضوابط کو بہتر بنانے اور ان پر نظر ثانی کی خاطر خرد مالکاری صنعت کے فریقین سے مذاکرات کا عمل شروع کر دیا ہے جبکہ خرد مالکاری اداروں کے آرڈیننس 2001ء میں ترامیم کے لیے تجاویز تیار کی جارہی ہیں۔ خرد مالکاری اداروں کے آرڈیننس اور محتاطیہ ضوابط کا ایک جامع تجزیہ اندرونی و بیرونی فریقین کی مشاورت سے تیار کیا گیا ہے۔ نتیجتاً، ضروری ترامیم کے لیے تجاویز مرتب کر لی گئی ہیں جن میں موزوں ضوابطی ماحول کے لیے شعبوں کی ضروریات کو شامل کیا گیا ہے۔ محتاطیہ ضوابط اور ایم ایف آئی آرڈیننس میں ترامیم پر نظر ثانی کا کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

2.3.1 خرد مالکاری پروگراموں پر پیش رفت

اسٹیٹ بینک کا شعبہ خرد مالکاری اس وقت پاکستان میں خرد مالکاری کی ترقی کے لیے حکومت اور ڈونرز کے فراہم کردہ فنڈز سے متعدد پروگراموں کا انتظام چلا رہا ہے۔ 09-2008ء کے دوران شعبہ خرد مالکاری نے پروگرام کے نفاذ پر خاصی پیش رفت کرتے ہوئے کئی اقدامات کیے ہیں۔ شروع کیے جانے والے ان پروگراموں کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

مالی شمولیت پروگرام

2008ء میں کیے جانے والے مالیات تک رسائی کے سروے کے مطابق پاکستان میں بالغ آبادی کا صرف 14 فیصد حصہ رسمی مالی خدمات کو استعمال کرتا ہے، کچھ غیر رسمی مالی خدمات حاصل کرتے ہیں جبکہ زیادہ تر کی کسی مالی خدمات تک رسائی نہیں ہوتی۔ اسی لیے بڑی حد تک پاکستانی معیشت میں مالی سرایت کی سطح بہت پست ہے جس کے معاشی نمو پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ایک ترقی یافتہ مالی نظام بچتوں و سرمایہ کاری کو جمع کرنے اور خطرات کو دوبارہ تقسیم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ مائیکل اسپنس اور دیگر معروف ماہرین معاشیات نے عالمی بینک کی جانب سے حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب 'نمو کی رپورٹ' میں کہا ہے کہ ایسا مالی نظام جس میں آبادی کے ایک بڑے طبقے کو خارج کر دیا جائے اس کے معیشت کی نمو پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اگر بینک انہیں مالی تعاون نہیں دیں گے تو وہ کم بچت کریں گے اور اپنی رقوم کو کم سیال حالتوں میں رکھیں گے جو پوری معیشت کے لیے نقصان دہ ہے۔ بچتوں کے ذرائع کی عدم موجودگی غیر مساویانہ ہونے کے ساتھ ساتھ غیر مستعد بھی ہے۔ یہی بات قرضوں اور مناسب لاگت پر لین دین کے حصول سمیت دیگر اقسام کی مالی خدمات کی ناہموار فراہمی کے بارے میں بھی کہی جاسکتی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے جولائی 2008ء میں برطانیہ کے شعبہ برائے عالمی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) کے اشتراک سے مالی شمولیت پروگرام کا آغاز کیا تھا جس کی مالیت 50 ملین برطانوی پاؤنڈ ہے اور اس پر عملدرآمد اسٹیٹ بینک کی ذمہ داری ہے۔ سال 2008ء میں فریقین سے وسیع تر مشاورت کے بعد یہ پروگرام تیار کیا گیا ہے اس سے اسٹیٹ بینک کو پاکستان میں خرد مالکاری کی حکمت عملی پر عملدرآمد میں مدد ملے گی جس کی منظوری وزیراعظم نے 2007ء میں دی تھی۔ اس پروگرام کا مقصد خرد مالکاری کے شعبے کی استعداد میں اضافہ کرتے ہوئے 2010ء تک اس کے قرض گیروں کی تعداد کو بڑھا کر تیس لاکھ اور 2015ء تک پچاس لاکھ تک کرنا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد اس شعبے کو زر اعانت پر مبنی غیر رسمی ادارہ جاتی نظام سے بدل کر منڈی پر مبنی باضابطہ ادارہ جاتی نظام میں ڈھالنا ہے۔ مزید برآں، اس پروگرام کا ایک اور مقصد ترسیلات زر کے نظاموں، بلا دفتر بینکاری، ایس ایم ای میں توسیع اور دیہی مالکاری میں بہتری کے ذریعے مالی شمولیت کی اعانت کرنا ہے۔

مالی شمولیت پروگرام کا مقصد منڈی پر مبنی اصولوں کو استعمال کرتے ہوئے غریبوں اور پسماندہ طبقوں کی مالی خدمات تک رسائی کو بہتر بنانا ہے۔ مالی شمولیت پروگرام کی اہم ترجیح خرد، چھوٹی اور دیہی انٹرپرائزز کو پائیدار مالی خدمات فراہم کرنا ہے جس کے لیے تخصیصی سہولتیں متعارف کرائی گئی ہیں۔ اس پروگرام نے پہلے سال میں ہی خاصی پیش رفت کی ہے اور اس مدت کو ابتدائی مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔ شعبہ خرد مالکاری نے کامیابی کے ساتھ اس پروگرام کی تین اہم ترین اختراعات متعارف کرائی ہیں جن میں خرد مالکاری قرضہ جاتی ضمانت اسکیم (10 ملین پاؤنڈ)، ادارہ جاتی استحکام فنڈ (10 ملین پاؤنڈ) اور تکنیکی معاونت کے اجزا شامل ہیں۔ مزید برآں، مالی شمولیت پروگرام میں خرد مالکاری کو ترجیحی حیثیت حاصل ہونے کی وجہ سے اس پروگرام کے دفتر کو شعبہ خرد مالکاری میں ضم کر دیا گیا ہے۔ صنفی توازن پر مبنی پرعزم پیشہ ور افراد کی ایک ٹیم اور آئی ایس ایف اور ایم سی جی ایف جیسے ضروری

اجزا کے لیے درکار مستحکم ڈھانچہ تشکیل دے دیا گیا ہے۔ دوسرے مرحلے میں اس پروگرام کی توجہ مالی اختراعات فنڈ (10 ملین پاؤنڈ)، چھوٹی و دیہی مالکاری ضمانت (10 ملین پاؤنڈ) اور ترسیلات زر، بلا دفتر بینکاری اور مالی خواندگی کو بڑھانے پر مرکوز ہوگی۔ کثیر ڈونرز پر مبنی فنڈ برائے قرضہ جاتی توسیع پر کام کیا جارہا ہے۔ مالی شمولیت پروگرام کی جانب سے متعارف کرائی جانے والی سہولتوں کی تفصیلات اور پیش رفت کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

خرد مالکاری قرضہ جاتی ضمانت سہولت (ایم سی جی ایف)

ایم سی جی ایف کو مالی شعبے کے حالیہ بحران سے نمٹنے اور خرد مالکاری شعبے کے متعلق کمرشل قرضہ دینے والوں کو درپیش خطرات کو دور کرنے کے لیے متعارف کرایا گیا تھا۔ اس سہولت کے تحت اسٹیٹ بینک نے 10 ملین پاؤنڈ کی ضمانت جاری کی تاکہ کمرشل بینکوں کی جانب سے دیئے جانے والے قرضوں کے خطرات کو جزوی طور پر تحفظ فراہم کیا جاسکے۔ اس کا مقصد بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو سہولت دینا تھا تاکہ وہ ایم ایف بیز و ایم ایف آئیز کو درپیش قرضہ جاتی مشکلات دور کرنے میں نمایاں کردار ادا کریں جس سے خرد مالکاری اداروں کو اپنی رسائی بڑھانے میں مدد ملے گی۔ توقع ہے کہ اس سہولت سے ذیل میں دیئے گئے مقاصد کے حصول میں مدد ملے گی۔

- توقع ہے کہ ضمانتوں سے خرد قرض گیروں اور رسمی مالی اداروں کے مابین ربط استوار کرنے میں سہولت حاصل ہوگی جبکہ صارف سے بینک کی واقفیت کے نتیجے میں قرض گیر کی 'مقررہ استعداد' کے حصول میں مدد ملے گی۔
- اس سہولت کے تحت نادہندگی کی صورت میں ایس بی پی ایس سی صرف بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو اصل زر کے تحفظ کے لیے جزوی ضمانتیں یا پہلے نقصان کو پورا کرنے کے لیے پہلے نقصان میں نادہندگی کی ضمانت دے گا جو کہ اصل زر کے مخصوص تناسب تک محدود رہے گی۔ اس کا مقصد ایم ایف بیز / ایم ایف آئیز کو دیے جانے والے فنڈز پر ہونے والے نقصانات کو جزوی تحفظ فراہم کرکے واضح خطر پریمیم کو کم سے کم کرنا ہے۔ ایم ایف بیز/ آئی ایف آئیز کو گارنٹی فنڈ متعدد بار استعمال کرنے کی اجازت ہوتی ہے تاہم ایسا کرتے ہوئے انہیں بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی قرضے جمع کرنے کی رعایت کو مدنظر رکھنا ہوگا۔
- بینک / ترقیاتی مالی ادارے، ایم ایف بیز / ایم ایف آئیز کے متوقع وصول کنندہ کی ساکھ کی جانچ، وضع کردہ سخت معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں گے۔

اس طرح قرضوں کی افزائش کی سہولت سے بینک / ترقیاتی مالی ادارے اپنے اندر خرد مالکاری میں درپیش خطرات کو محسوس کرنے کی صلاحیت پیدا کرسکیں گے۔

ادارہ جاتی استحکام فنڈ (آئی ایس ایف)

دسمبر 2008ء میں خرد مالکاری شعبے کے لیے 10 ملین پاؤنڈ کی لاگت سے ادارہ جاتی استحکام فنڈ کو متعارف کرایا گیا۔ آئی ایس ایف کے مقاصد میں انسانی وسائل کو مضبوط کرنا، نظم و نسق کے طریقوں میں بہتری لانا، نئی مصنوعات اور ٹیکنالوجی پر مبنی فراہمی کے نظام متعارف کرانا اور خرد مالکاری تنظیموں کی راہ عمل کو درست رکھنا شامل ہیں۔ اس فنڈ سے پاکستان میں خرد مالکاری اداروں کو براہ راست مزید مسابقتی بنایا جائے گا تاکہ ڈونرز پر ان کے انحصار میں کمی کی جائے اور بالواسطہ طور پر پاکستان میں خرد مالکاری خدمات کی گہرائی اور وسعت میں اضافہ کیا جاسکے۔ اب تک آئی ایس ایف پروگرام کے تحت پاکستان مائیکروفنانس بینک نیٹ ورک، تعمیر بینک اور قومی دیہی اعانتی پروگرام (این آر ایس پی) کے لیے گرانٹس کی شکل میں 297 ملین روپے کی منظوری دی جاچکی ہے۔ پاکستان مائیکروفنانس بینک نیٹ ورک اس گرانٹ کو خرد مالکاری شعبے کی استعدادکاری اور شفافیت، تعمیر بلا دفتر بینکاری کی استعداد کو ترقی دینے اور این آر ایس پی انتظامی و اطلاعاتی نظام تیار کرنے کے لیے استعمال کرے گا۔ آئی ایس ایف کی گرانٹس کو یکبارگی لاگت یا سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ شراکت اداروں کی سرمایہ کاری کے تناسب کو تحفظ دینے کے لیے استعمال کیا جائے گا تاکہ ان منصوبوں کی طویل مدت میں پائیداری کو یقینی بنایا جاسکے۔

ایم سی جی اور آئی ایس ایف کے علاوہ مالی شمولیت پروگرام کی دیگر سہولتوں کو 2009ء میں آپریشنل کردیا جائے گا۔ ان میں مالی اختراعات چیلنج فنڈ، چھوٹی و دیہی قرضہ جاتی ضمانت کی سہولت اور مالی اداروں کو خصوصی طور پر ترسیلات زر اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تکنیکی امداد کی فراہمی شامل ہیں۔ خرد مالکاری اداروں اور کمرشل بینکوں سمیت نجی شعبے کے متعلقہ فریقین مذکورہ اجزا سے مستفید ہوسکیں گے۔ اس عمل میں نجی شعبے کو شامل کرنے کا سبب تکنیکی معاونت کی فراہمی کے ذریعے انہیں اختراعات متعارف کرنے کا اہل بنانا ہے بصورت دیگر انہیں ایسا تعاون مہیا نہیں ہوسکتا۔ اختراعات، فنڈنگ اور امداد سے رسائی کے مقامات سمیت اس میں حائل کچھ رکاوٹوں کو دور کرنے میں مدد ملے گی اور سازگار ماحول پیدا ہوسکے گا۔

مالی خدمات فنڈ تک رسائی میں بہتری

اسٹیٹ بینک نے ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے شروع کردہ مالی خدمات تک رسائی میں بہتری کے پروگرام (آئی اے ایف ایس پی) کا آغاز دسمبر 2008ء میں کیا تھا۔ اس

پروگرام کی مالیت 20 ملین امریکی ڈالر اور مدت 20 سال ہے۔ یہ سہولت مالی شمولیت پروگرام کے تحت شروع کی جانے والی آئی ایس ایف کی سہولت کے علاوہ ہے۔ آئی اے ایف ایس ایف کی گرانٹس فریقین کی جانب سے ادارہ جاتی استعداد کاری کی کوششوں اور صارفین کی مالی خواندگی کے لیے فراہم کی جاتی ہیں، جس کی تفصیلات ذیل میں دی گئی ہیں:

- دیہی علاقوں میں کاروبار کو وسعت دینے کے لیے مالی خدمات فراہم کرنے والوں کی استعداد کاری اور تربیت؛ بچتوں، ترسیلات زر اور اسلامی مالی خدمات سمیت مصنوعات وخدمات میں جدت لانا؛ مالی خدمات تک رسائی میں بہتری کے لیے نئی ٹیکنالوجی اور طریقے اختیار کرنا اور ان کا ارتباط۔
- سرکاری اور ضابطہ کار حکام کی استعداد کاری وتربیت تاکہ وہ شمولیت پر مبنی مالی نظام کی مفید انداز میں اعانت کرسکیں اور پروگرام کے تحت اقدامات کا نفاذ کرسکیں۔
- مالی خدمات تک رسائی اور مالیات کے استعمال میں بہتری لانے کی خاطر صارفین اور اہم صارفین کے لیے مالی خدمات فراہم کرنے والوں کی طرف سے خواندگی پروگرام (مالی وہ بنیادی) منعقد کیے گئے۔

2.4 مکاناتی وانفراسٹرکچر مالکاری

یواین ہیبی ٹیٹ کے مطابق آج کے دور میں نوع انسانی کا نصف حصہ شہروں میں مقیم ہے اور آئندہ دو دہائیوں میں شہروں کی آبادی بڑھ کر 60 فیصد ہوجائے گی۔ شہری آبادی میں بلند ترین شرح نمو کے حامل ترقی پذیر ممالک ہر ماہ تقریباً 50 لاکھ نئے شہریوں کو جذب کرتے ہیں اور دنیا کی شہری آبادی کی نمو میں ان کا حصہ 95 فیصد ہے۔ شہروں کی نمو کو بڑھانے والے اہم عوامل یہ ہیں؛ جغرافیائی مقامات، آبادی کی فطری نمو، دیہات سے شہروں کو ہجرت، انفراسٹرکچر کی ترقی، قومی پالیسیاں، کارپوریٹ حکمت عملیاں اور دیگر اہم سیاسی، سماجی اور معاشی قوتیں۔

معیشت کی پائیدار نمو میں انفراسٹرکچر اور مکانات کے شعبوں کو بے حد اہمیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ان سے شہروں کو تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے مسئلے سے نمٹنے میں مدد ملتی ہے۔ اس لیے، حکومت اور مالی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ شہروں کے پھیلاؤ کی صورتحال سے عہدہ برآ ہونے کے لیے مناسب اور بروقت اقدامات کریں کیونکہ مکانات اور انفراسٹرکچر کی طلب پہلے کبھی اتنی زیادہ نہیں تھی۔ مالی اداروں میں اس طلب کو پورا کرنے کا انحصار ملک میں انفراسٹرکچر اور مکاناتی مالکاری کے لیے موجود ادارہ جاتی وضوابطی ڈھانچے پر ہوتا ہے۔

2.4.1 پاکستان میں مکاناتی مالکاری کی منڈی

اگرچہ پاکستان میں رہن منڈی درست سمت میں گامزن ہے اور مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے کوششیں کی جارہی ہیں، تاہم زمین کی دستاویزات جیسے مسائل سمیت قرض گیری کی بلند لاگت اور سازگار قانونی ڈھانچے کی عدم موجودگی کے باعث آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ رہن قرضے حاصل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

شکل 2.5: مکاناتی مالکاری قرضے

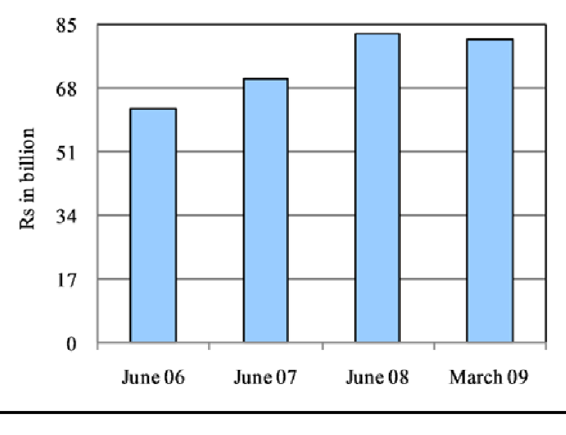

31 مارچ 2009ء تک بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی مکاناتی مالکاری کی مجموعی رقوم 80.87 ارب روپے کی تھیں (دیکھیے **شکل 2.5**) جو کہ جون 2008ء سے 1.78 فیصد کم ہے۔ مجموعی واجبات میں سے ایچ بی ایف سی کا 20 فیصد جبکہ کمرشل بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کا 80 فیصد حصہ ہے۔ نو مہینوں کے دوران قرض گیروں کی تعداد 125,149 سے کم ہو کر 121,368 رہ گئی ہے۔ مجموعی قرض گیروں میں سے 76 فیصد ایچ بی ایف سی اور 24 فیصد کمرشل بینکوں کے پاس ہیں۔

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ رہن منڈی میں مزید بینکوں نے لین دین شروع کیا ہے اور قدر کے لحاظ سے ایچ بی ایف سی کے حصے میں کمی آئی ہے لیکن ایچ بی ایف سی اب بھی اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو زیادہ تر درمیانے اور پست

آمدنی گروپوں کی مالی ضروریات پوری کرتا ہے اور اس کے صارفین کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ یہ بات اس حقیقت سے بھی عیاں ہے کہ ایچ بی ایف سی کا اوسط قرضہ 1.08 ملین روپے ہوتا ہے جبکہ کمرشل بینکوں کے اوسط قرضے کا حجم 2.52 ملین روپے (31 مارچ 2009ء تک) ہے۔ جون 2008ء سے ایچ بی ایف سی کے اوسط قرضوں کے حجم میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جبکہ بینکوں کے حجم میں کمی آئی ہے۔

غیر ادا شدہ قرضے 9.8 ارب روپے (جون 2008ء سے) بڑھ کر 13.09 ارب روپے ہوگئے ہیں جو کہ نو مہینوں کے دوران ایسے قرضوں میں 33.6 فیصد اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔ تاہم غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ صرف مکاناتی مالکاری تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ مذکورہ مہینوں کے دوران بینکاری صنعت کے تمام شعبوں کے غیر ادا شدہ قرضوں کی سطح بلند ہوئی ہے۔ مجموعی واجبات میں ایچ بی ایف سی کے غیر ادا شدہ قرضوں کا حصہ سب سے زیادہ 39 فیصد ہے۔ تمام بینکوں اور دیگر ترقیاتی مالی اداروں کے غیر ادا شدہ قرضے ان کے متعلقہ مجموعی واجبات کا 10.37 فیصد ہیں۔

جون 2008ء تا مارچ 2009ء کے دوران تقریباً 5,964 قرض گیروں کو خدمات مہیا کی گئیں اور 13 ارب روپے سے زائد رقم تقسیم کی گئی۔ مکاناتی مالکاری کے شعبے کی مکمل استعداد سے استفادے کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں جائیداد کے کمزور حقوق اور جائیداد کی ترقی کا ناپختہ ڈھانچہ ہے اور ان کی وجہ سے مالی شعبہ ایسی خدمات کو توسیع دینے سے قاصر ہے۔

مارچ 2009ء میں ختم ہونے والی سہ ماہی میں ان کی اوسط شرح سود 15.42 فیصد تھی جو کہ جون 2008ء کی سطح سے دو فیصدی درجے زیادہ ہے۔ ایچ بی ایف سی کی اوسط شرح سود 11.88 فیصد تھی جو کہ جون 2008ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے مقابلے میں 1.83 فیصدی درجے کم ہے۔ بینک اور دیگر ترقیاتی مالی ادارے (علاوہ ایچ بی ایف سی) کی اوسط شرح سود 15.6 فیصد تھی جس میں نو مہینوں کے دوران 2.31 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اوسط عرصیت جون 2008ء میں 12.92 سال سے کم ہو کر مارچ 2009ء میں 12.5 سال ہوگئی ہے۔ مکاناتی مالکاری کے لیے ایل ٹی وی تناسبات جون 2008ء کے 58.1 فیصد سے گر کر مارچ 2009ء میں 52.8 فیصد ہوگئے ہیں۔

قرض گیروں میں قرضے لینے کی سکت میں کمی اور ناسازگار معاشی حالات کے باعث مذکورہ مہینوں کے دوران بینکوں نے قرض گاری میں محتاط رویے کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایل ٹی ویز کی پست سطح (علاوہ ایچ بی ایف سی) اور قرضوں کے اوسط حجم میں معمولی کمی محتاط قرض گاری کی عکاس ہے۔ چونکہ مکاناتی مالکاری کے جزدان کا حجم چھوٹا ہے اس لیے مالی ادارے اس وقت مکانات کے قرضوں سے متعلق خطرات کو دور کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ مکاناتی مالکاری کے شعبے کی ترقی میں ایک بڑی رکاوٹ ثانوی رہن منڈی کی عدم موجودگی ہے۔

شکل 2.4.1: انفراسٹرکچر قرض گاری

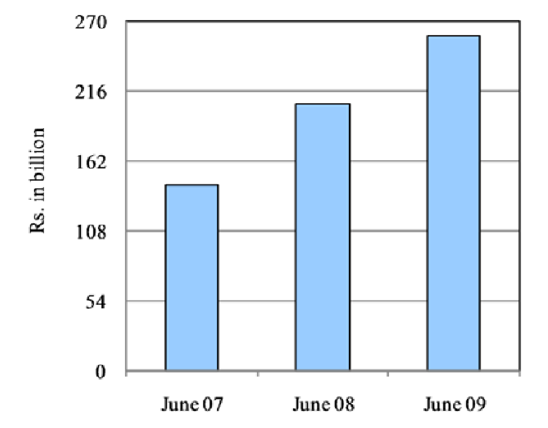

2.4.2 انفراسٹرکچر مالکاری کی منڈی

انفراسٹرکچر مالکاری کے قرضوں کا حجم جون 2008ء کے 206.25 ارب روپے سے بڑھ کر جون 2009ء میں 259.25 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے (دیکھئے **شکل 2.4.1**)۔ گذشتہ بارہ مہینوں کے دوران انفراسٹرکچر مالکاری کے واجبات میں 2.57 فیصد کا خاصا اضافہ ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دگرگوں معاشی صورتحال کے باوجود انفراسٹرکچر مالکاری کا شعبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے ملک میں توانائی کی بڑھتی ہوئی طلب کے باعث بجلی پیدا کرنے والے شعبے کے لیے اپنی پیداوار میں اضافہ کرنا ضروری ہے۔ مالی شعبہ بجلی کے شعبے کو بھاری مقدار میں فنڈز فراہم کر رہا ہے۔ بجلی پیدا کرنے والے شعبے کے واجبات جون 2008ء کے 53 ارب روپے سے بڑھ کر جون 2009ء میں 115 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ بجلی پیدا کرنے کے واجبات میں 116 فیصد کے بھاری اضافے سے بینکاری شعبے کے متحرک ہونے اور بجلی کے منصوبوں پر ریاستی ضمانتوں کی اجازت دینے کی سازگار حکومتی پالیسی کی عکاسی ہوتی ہے۔ ایسی صورتحال بینکاری شعبے کے لیے مفید ہے۔ انفراسٹرکچر قرضوں کی نمو کے ساتھ ساتھ انفراسٹرکچر مالکاری کو متنوع بنانے کی ضرورت ہے تاکہ پانی و نکاسی آب، سڑکیں، پل، فلائی اوورز کی تعمیر اور عوامی ٹرانسپورٹ جیسے

انفراسٹرکچر کے اہم شعبوں میں مالکاری کو بڑھایا جاسکے۔ انفراسٹرکچر قرض گاری میں ترقیاتی مالی اداروں کے حصے میں اضافہ ضروری ہے۔

شعبہ جاتی حصہ: تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 90 فیصد سے زائد انفراسٹرکچر قرض گاری چار شعبوں میں مرتکز ہے (دیکھئے **شکل 2.4.2**) جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ایسے سازگار ماحول کی تخلیق کے لیے معاون حکومتی پالیسی بے حد اہمیت کی حامل ہے جس میں بینک دیگر ایسے پرخطر منصوبوں میں مالکاری کرسکیں جن میں حکومت کی جانب سے خطرات میں شراکت کی عدم موجودگی کے باعث وہ عام طور پر سرمایہ لگانے سے ہچکچاتے ہیں۔

شکل 2.4.2: واجبات میں حصہ

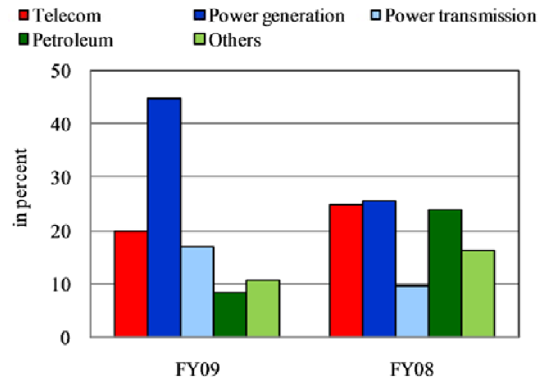

2.4.3 مکاناتی وانفراسٹرکچر مالکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

انفراسٹرکچر مالکاری

ملکی معیشت کی نمو میں انفراسٹرکچر کے شعبے کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے منڈی پر مبنی طریقوں کو مزید بہتر بنانے اور ترجیحی شعبے کے قرضوں میں اضافے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے۔

انفراسٹرکچر ٹاسک فورس رپورٹ کی تقسیم

اسٹیٹ بینک نے انفراسٹرکچر مالکاری پر ایک ٹاسک فورس تشکیل دی ہے۔ اس شعبے کو ادارہ جاتی مسائل کی نشاندہی کرنے اور منصوبہ جاتی مالکاری میں انتظام خطر کے ادارہ جاتی طریقہ کار وضع کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ مذکورہ ٹاسک فورس نے منصوبہ جاتی مالکاری میں اضافے کے لیے متعدد سفارشات پیش کی ہیں اس میں ایک اہم تجویز ایک مستقل اور انفراسٹرکچر قرض گاری تنظیم کے قیام کے لیے ذریعے طویل مدتی مالی مدد کے طریقہ کار کے بارے میں ہے، جو ابھی زیرغور ہے۔ انفراسٹرکچر ٹاسک فورس کی متعدد سفارشات وزارتوں کو بھجوادی گئی ہیں تاکہ متعلقہ وزارتیں ان میں بیان کردہ مسائل پر پیش رفت کرسکیں۔ توقع ہے کہ ان پر پیش رفت سے انفراسٹرکچر خدمات کی ترقی کے لیے نجی سرکاری شراکت داری کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

استعداد کاری کا پروگرام

منصوبہ جاتی مالکاری کو ادارہ جاتی بنانے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کو اس حقیقت کا ادراک ہے کہ انسانی وسائل کی ترقی منصوبہ جاتی مالکاری کی پائیداری کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس ضمن میں عالمی بینک کے اشتراک سے 'انفراسٹرکچر مالکاری کی سرحدیں' کے عنوان سے ایک تربیتی پروگرام شروع کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔

انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کے ترمیمی رہنما خطوط

انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کے موجودہ رہنما خطوط کا دوبارہ جائزہ لے کر اس میں منڈی کے نئے تقاضوں اور عالمی معیارات کو شامل کیا گیا ہے جس سے منصوبہ جاتی مالکاری کے فروغ میں مدد ملے گی۔ توقع ہے کہ ترمیمی رہنما خطوط مالی سال 2009-10ء کی پہلی سہ ماہی میں دستیاب ہوں گے۔

مکاناتی مالکاری

مکاناتی مشاورتی گروپ (ایچ اے جی) کی سفارشات کی ترسیل

اسٹیٹ بینک نے مکاناتی مالکاری کو متاثر کرنے والے موجودہ ضوابطی و پالیسی ڈھانچے کا جامع جائزہ لینے کے لیے ایک مکاناتی مشاورتی گروپ قائم کیا ہے۔ اس گروپ نے

مکاناتی مالکاری کے شعبے کی ترقی کے لیے مالی خدمات کی رسائی کو بڑھانے کے متعلق متعدد سفارشات پیش کی ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے یہ سفارشات متعلقہ فریقوں کو بھجوادی ہیں اور ان پر عملدرآمد کے لیے اقدامات کیے جارہے ہیں۔

رہن نو مالکاری کمپنی کا قیام

اسٹیٹ بینک، عالمی بینک کے اشتراک سے ایک رہن نو مالکاری کمپنی (ایم آر سی) کے قیام کے لیے اقدامات کررہا ہے۔ اس ضمن میں کمپنی کے کاروباری ماڈل اور مالی ضروریات پر کام جاری ہے۔ یہ کمپنی رہن کی معینہ شرحوں یا مرکب ماڈلز کا جائزہ لینے، مالی نظام میں سیالیت بہتر بنانے اور بینکوں و مکاناتی کمپنیوں کو اس بات کا اہل بنانے کوشش کرے گی کہ وہ دانشمندی سے اپنے اثاثوں اور واجبات کی عرصیت میں عدم مطابقت کو کم کرسکیں۔

مکاناتی مشاہدہ گاہ

عالمی بینک کی مالی اور تکنیکی معاونت سے ایک مکاناتی مشاہدہ گاہ کے قیام کا منصوبہ زیرغور ہے۔ ریئل اسٹیٹ منڈی کی مشاہدہ گاہ کا مقصد معلوماتی ناموزونیت کو کم کرنا اور فریقین کو مکانات و مکاناتی مالکاری کی منڈیوں کو اس بارے میں قابل اعتماد اور تازہ ترین معلومات فراہم کرنا ہے۔

استعداد کاری کا پروگرام

مکاناتی مالکاری کے اداروں کو فروغ دینے کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اس شعبے کے انسانی وسائل کو ترقی دینے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ عالمی ادارہ برائے مالیات (آئی ایف سی) اور اسٹیٹ بینک کے درمیان پاکستان میں مکاناتی مالکاری تربیتی پروگرام شروع کرنے کے لیے ایک سمجھوتہ طے پایا تھا جس کے تحت کینیڈا کی رہن و مکانات کارپوریشن (سی ایم ایچ سی) کو تربیت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اسٹیٹ بینک نے اس ضمن میں پاکستان میں مقامی ماہرین کے ذریعے تربیتی پروگرام کے دو اجلاس منعقد کیے ہیں۔ ان اجلاسوں میں مصنوعات کی تیاری، قرضوں کی تقسیم / بازارکاری (مارکیٹنگ)، ایجاد، ذمہ نویسی، خدمات اور انتظامِ خطر کے متعلق تربیت فراہم کی گئی۔ اب تک 20 سے زائد بینکوں کے تقریباً 200 بینکاروں کو رہن کاروبار میں تربیت فراہم کی جاچکی ہے۔

2.5 مالی سال 09ء کے لیے زرعی قرضوں کے اہداف

اسٹیٹ بینک نے 2008-09ء کے لیے زرعی قرضوں کا ہدف 250 ارب روپے مقرر کیا تھا جو کہ گذشتہ برس سے 25 فیصد زیادہ ہے۔ یہ ہدف گذشتہ برس دیے جانے والے 211.6 ارب روپے کے قرضوں سے 18.1 فیصد زیادہ تھا۔ اقتصادی و مالی مشکلات کے باوجود بینکوں نے 2008-09ء کے سالانہ ہدف کا 93 فیصد حاصل کرلیا اور 223 ارب روپے کے قرضے دیئے گئے (دیکھیے **جدول 1**)۔ قرضوں کی یہ سطح گذشتہ برس کے مقابلے میں 10 فیصد یا 21.4 ارب روپے زیادہ ہے۔ زرعی قرضوں کی بینک وار تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانچ بڑے بینکوں نے بحیثیت گروپ 110.7 ارب روپے یا اپنے سالانہ ہدف کا 92.6 فیصد تقسیم کیے۔ یہ رقم 2007-08ء میں مقرر کردہ 94.7 ارب روپے کے قرضوں کے ہدف کا 98.2 فیصد بنتی ہے۔ زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ نے گذشتہ سال 75.1 ارب روپے کے قرضے دیے جو کہ سال کے لیے مقررہ 66.9 ارب روپے کے قرضہ جاتی ہدف کا 104.4 فیصد بنتا ہے۔ پی پی سی بی ایل نے 5.9 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں 5.6 ارب روپے تقسیم کیے جو کہ اس کے گذشتہ برس کے ہدف کا 123.8 فیصد ہے۔

جدول 1: اہداف کے مقابلے میں زرعی قرضے کی تقسیم
(ارب روپے)

	م س07ء		م س08ء		م س09ء	
بینک	ہدف	تقسیم	ہدف	تقسیم	ہدف	تقسیم
5 بڑے کمرشل بینک	80	80.4	96.5	94.7	119.5	110.7
زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ	48	56.5	60	67	72	75.1
ڈی پی سی بیز	23	23.9	35.5	44	52.5	41.6
پی پی سی بی ایل	9	8	8	5.9	6	5.6
کل	**160**	**168.8**	**200**	**211.6**	**250**	**233**

مالی سال 09ء کے دوران زرعی قرضوں کا بڑا حصہ 196.1 ارب روپے پنجاب میں دیا گیا جبکہ صوبہ سندھ میں 27.6 ارب روپے، صوبہ سرحد میں 7.9 ارب روپے، بلوچستان میں 0.6 ارب روپے اور آزاد کشمیر و شمالی علاقہ جات میں 0.8 ارب روپے کے قرضے دیے گئے۔ دیے جانے والے مجموعی قرضوں میں پنجاب اور سندھ کے فیصد حصے میں بہتری آئی ہے

جبکہ صوبہ سرحد و بلوچستان کا حصہ کم ہوا ہے جس کا اہم سبب امن و امان کی خراب صورتحال اور ان صوبوں میں قرضوں کو جذب کرنے کی گنجائش کی پست سطح ہے۔ مالی سال 08-2007ء اور مالی سال 09-2008ء میں دیے گئے قرضوں کی صوبہ وار تفصیلات کو **جدول 2** میں دیا گیا ہے۔

جدول 2 : صوبہ وار زرعی قرضوں کے اہداف اور تقسیم

قدر ارب روپے اور حصہ فی صد میں

	2008-09ء			2007-08ء		
صوبہ	ہدف	تقسیم	کل میں حصہ	ہدف	تقسیم	کل میں حصہ
پنجاب	195	196.1	84.2	156	176.4	83.4
سندھ	35	27.6	11.85	28	24.7	11.6
سرحد	15	7.9	3.4	12	9.1	4.3
بلوچستان	3.75	0.6	0.26	3	0.7	0.3
آزاد کشمیر / شمالی علاقہ جات	1.25	0.8	0.34	1	0.7	0.3
کل	**250**	**233**	**100**	**200**	**211.6**	**100**

2.5.1 زرعی قرضوں کی ترقی کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

زرعی شعبے میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور قرضوں کی طلب میں اضافے کے باعث اسٹیٹ بینک نے 09-2008ء کے دوران زرعی / دیہی مالکاری کے فروغ کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔

فصلی بیمہ اسکیم کی تیاری اور نفاذ

قدرتی آفات کی صورت میں ہونے والے نقصانات کے باعث کاشت کاروں / قرض گیروں کی جانب سے قرضے واپس نہ کر سکنے کا اہم سبب فصلی بیمہ اسکیم کی عدم دستیابی تھی۔ اس لیے، قدرتی آفات کی صورت میں ہونے والے نقصانات پر بینکوں اور کاشت کاروں کے خطرات کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فریقین کی مشاورت سے منڈی پر مبنی ایک فصلی قرضہ بیمہ اسکیم (سی ایل آئی ایس) متعارف کرائی ہے۔ حکومت نے ربیع 09-2008ء سے گندم، چاول، گنا، کپاس اور مکئی کی پانچ اہم فصلوں کے لیے مذکورہ اسکیم کو لازمی قرار دیا ہے۔ حکومت گذر اوقاتی کاشت کاروں کی فصل پر 2 فیصد فی فصل کے حساب سے پریمیم کی لاگت برداشت کر رہی ہے۔ اس اسکیم کو ربیع 10-2009ء تک توسیع دے دی گئی ہے۔ مذکورہ اسکیم سے نہ صرف بینکوں اور کاشت کاروں کے مفادات کا تحفظ کرنے میں مدد ملے گی بلکہ اس سے حکومت پاکستان کے لیے زرعی ترقیاتی بینک کے قرضوں کی معافی کے ضمن میں ہونے والے بھاری اخراجات کو کم کرنا ممکن ہوگا۔

اسلامی زرعی مالکاری کے رہنما خطوط

زراعت کے شعبے میں اسلامی بینکاری مصنوعات کی طلب میں اضافے کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلامی زرعی مالکاری کے رہنما خطوط جاری کیے گئے ہیں تاکہ بینکوں کو زرعی مالکاری کے لیے شریعت سے ہم آہنگ مصنوعات کی تیاری میں مدد مل سکے۔

زرعی قرضوں کا تخمینہ لگانے کے طریقہ کار پر نظر ثانی

رپورٹ پر آخری مرتبہ نظر ثانی کے بعد سے زرعی قرضوں میں متعدد تبدیلیاں رونما ہونے کے ساتھ ساتھ خام مال کے نرخ بھی بلند سطح پر پہنچ گئے ہیں جس کے نتیجے میں کاشت کاروں کی پیداواری لاگت بڑھ چکی ہے۔ اس لیے، اسٹیٹ بینک نے فریقین کی مشاورت سے زرعی قرضوں کی ضروریات کا تخمینہ لگانے کے متعلق رپورٹ پر دسمبر 2008ء میں نظر ثانی کی۔ اس کے تحت بڑی اور چھوٹی فصلوں کے قرضوں کی فی ایکڑ حد میں 70 فیصد اضافہ کیا گیا تاکہ بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات کے نرخوں میں اضافے سے عہدہ برآ ہوا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ فصلوں، باغات و جنگلات اور اہل اشیا کی فہرست میں توسیع کی گئی ہے جبکہ آم، چکوترہ، سیب، کیلا، ناریل اور کھجوروں کے باغات لگانے اور ببول، شیشم اور بانس کی سال وار فی ایکڑ قرضے کی اشارتی حدود مقرر کی گئیں۔ اس رپورٹ کا مقصد فصلیں و باغات اگانے اور زرعی جنگل بانی کے لیے کاشت کاروں کی قرضہ ضروریات کا جائزہ لینے میں بینکوں کو سہولتیں فراہم کرنا ہے۔

ہنگامی تربیتی پروگرام

بینکوں کی استعداد کاری کو بڑھانے اور ان کے زرعی قرضہ افسروں کی تربیت کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور ایس بی پی بی ایس سی کے شعبہ مالی اعانت برائے ترقی کی مشاورت سے ہفت روزہ ہنگامی تربیتی پروگرام متعارف کرایا ہے۔ 09-2008ء کے دوران ملک بھر میں بینکوں، اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کے 600 سے زائد زرعی فیلڈ افسران کو 20 سے زائد تربیتی اجلاسوں میں تربیت فراہم کی گئی۔ اس پروگرام میں اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں و اسکیموں، زرعی مالکاری کے آلات و تکنیکیں، سیکورٹی و قرضوں کی

دستاویزات، قرضوں کی نگرانی و بازیابی کے طریقوں، قرضوں کے خطرے کا انتظام، کاشت کاروں کو گروپوں پر مبنی قرض گاری، قرضوں کی بازارکاری اور فروخت کے نظاموں وغیرہ سمیت زرعی مالکاری کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا تھا۔

زرعی/دیہی مالکاری کے بہترین معیارات پر مبنی کتابچہ

بینکوں، کاشت کاروں، محققین اور دیگر فریقوں کی آگاہی کے لیے بہترین عالمی معیارات اور زرعی/دیہی مالکاری میں پاکستان کے تجربے کے متعلق ایک کتابچہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کتابچے میں کامیاب دیہی/زرعی مالی اداروں کی پالیسیوں اور حکمت عملی کا ایک عمومی جائزہ پیش کیا گیا ہے کہ انہوں نے کس طرح دیہی/کاشت کار برادری تک اپنی رسائی کو بہتر بنایا ہے۔ اس میں رسائی، شرح بازیابی، قرض گاری کے طریقے، مواقع، نفع آوری، توسیع اور ایسے اداروں پر ان کے صارفین کے اعتماد کی سطح کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کتابچے سے بینکوں کو زرعی/ دیہی منڈی کے وسیع مواقع سے استفادے کے لیے اپنی حکمت عملیوں پر نظر ثانی اور نئی پالیسیاں تشکیل دینے میں مدد ملے گی۔

دیہی مالکاری پر اے پی آر اے سی اے فن پاور معلومات کے تبادلے کا پروگرام

اسٹیٹ بینک نے آئی ایف اے ڈی کے فنڈ سے چلنے والے ایشیا پیسفک رورل اینڈ ایگریکلچرل کریڈٹ ایسوسی ایشن (اے پی آر اے سی اے) کے فن پاور معلومات کے تبادلے کے پروگرام کے تحت دسمبر 2008ء میں سری لنکا کے مرکزی بینک کے اشتراک سے دیہی مالکاری پر معلومات کے تبادلے کے دو روزہ پروگرام کا انعقاد کیا۔ فن پاور پروگرام کا مقصد دیہی مالکاری میں پالیسی وضوابطی ماحول کے بارے میں معلومات کا تبادلہ کرنا ہے۔ اس پروگرام میں کمرشل بینکوں، خرد مالکاری اداروں، این جی ایم ایف آئیز، پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک، پاکستان کا فنڈ برائے تخفیف غربت اور اسٹیٹ بینک سے تعلق رکھنے والے 200 پالیسی سازوں نے شرکت کی۔ اس پروگرام سے زرعی/دیہی مالکاری کے شعبوں میں سری لنکا کے مرکزی بینک کے تجربات سے سیکھنے کا موقع دستیاب ہوا۔

زرعی مالکاری میں ایم ایف بیز کی شمولیت

زرعی مالکاری تک رسائی کو بڑھانے اور کاشت کار برادری کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے زرعی مالیات نیٹ ورک میں خرد مالکاری بینکوں کو بھی شامل کرلیا ہے۔ اس مقصد کے لیے ایک باقاعدہ زرعی ڈیٹا بیس تیار کیا جارہا ہے۔ مزید برآں، ایم ایف بیز کے خطرات کو کم کرنے کے لیے ایک لازمی فصلی قرضہ بیمہ اسکیم بھی متعارف کرائی گئی ہے۔

تیز رفتار بنیادوں پر زرعی قرضوں میں اضافہ

پسماندہ اضلاع میں تیز رفتار بنیادوں پر زرعی قرضوں تک رسائی کو وسعت دینے کے لیے سندھ کے سات زرعی اضلاع میں خریف 2009ء کے موسم میں ایک پائلٹ پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا۔ ان اضلاع میں حیدرآباد، ٹنڈوالہ یار، بینظیر آباد (پرانا نواب شاہ) سانگھڑ، خیرپور، میرپور خاص اور لاڑکانہ شامل ہیں۔ پائلٹ پروجیکٹ کے تحت بینکوں نے 3.9 ارب روپے کے زرعی قرضے دیے جبکہ 5.2 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ اس طرح بینکوں نے اپنے ہدف میں سے 75 فیصد حاصل کرلیا۔ اس منصوبے کے تحت 13,000 نئے کاشت کاروں کو قرضے فراہم کیے گئے۔ اس منصوبے کے ذریعے بینکوں کو سیکھنے کا موقع دیا گیا تاکہ وہ اپنی قرض گاری کی پالیسیوں کو مقامی ثقافت، قرضے کی واپسی کے متعلق رویوں، فصلوں/کاشت کاری وغیرہ سے ہم آہنگ کرسکیں۔ اس منصوبے کے کامیاب نفاذ کے بعد اب اس کی تقلید پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان میں کی جارہی ہے۔

سندھ میں ون ونڈو آپریشن

پاس بک کے اجرا اور محصولاتی کارروائی کی تکمیل میں تاخیر جیسے مسائل کو حل کرنے کے لیے پائلٹ اضلاع میں سندھ ریونیو بورڈ کے اشتراک سے 'سندھ میں ون ونڈو آپریشن' متعارف کرایا گیا جس کے تحت ہفتے میں دو دن کے لیے خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس آپریشن کے ذریعے بینکوں اور کاشت کار برادری کو تیز رفتار بنیادوں پر محصولاتی کارروائی کی بروقت تکمیل اور مالکاری تک رسائی فراہم میں سہولت فراہم کی گئی ہے۔

بینظیر زرعی کریڈٹ کارڈ اسکیم کی تیاری

ادارہ جاتی قرضوں تک کاشت کاروں کی رسائی کو بڑھانے کے لیے بینکوں کی زرعی پیداوار کے متعلق ریوالونگ کریڈٹ اسکیم کے تحت بینظیر زرعی کریڈٹ کارڈ اسکیم تیار کی گئی ہے۔

مذکورہ اسکیم کو تجرباتی بنیادوں پر نیشنل بینک آف پاکستان اور زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کے ذریعے چاروں صوبوں کے ایک ایک منتخب ضلع میں متعارف کرایا جارہا ہے جبکہ بعد میں اسے مزید علاقوں تک توسیع دی جائے گی۔ اس اسکیم سے کاشت کاروں کو منتخب اضلاع میں فروخت کاروں کے ذریعے قرضے پر معیاری خام مال کے حصول میں مدد ملے گی جو کہ مناسب نرخوں پر فراہم کیا جائے گا۔

آگاہی کے اجلاس/ زرعی میلے

زرعی شعبے میں فنڈز کی فراہمی کو بڑھانے کی خاطر کاشت کاروں اور دیگر فریقوں میں اسٹیٹ بینک اور مالی شعبے کے اقدامات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کے لیے ایس بی پی بی ایس سی کے شعبہ ترقی برائے مالیات کے فیلڈ یونٹوں نے 09-2008ء میں زرعی مالکاری کے 10 میلے منعقد کیے۔ ان میلوں میں کاشت کاروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور میڈیا میں ان کی خاصی تشہیر کی گئی۔ یہ میلے فریقین میں بینکاری مصنوعات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے میں خاصے کامیاب رہے ہیں۔

زرعی مالکاری فوکس گروپ

زرعی مالکاری کے مسائل پر تبادلہ خیال اور پالیسی کی تشکیل کے متعلق اے سی اے سی کے لیے سفارشات تیار کرنے کے حوالے سے زرعی ماہرین، ترقی پسند کاشت کاروں اور زرعی مالکاری فراہم کرنے والے بڑے بینکوں پر مشتمل ایک فوکس گروپ تشکیل دیا گیا ہے۔ مزید برآں، ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر میں زرعی مالکاری پر علاقائی فوکس گروپس تشکیل دیے گئے ہیں جن میں بینکوں کے علاقائی سربراہان، زرعی تنظیمیں، متعلقہ حکومتی محکموں اور این جی اوز وغیرہ کو نمائندگی دی گئی ہے۔ اس گروپ کے ارکان کا اجلاس سہ ماہی بنیادوں پر منعقد ہوتا ہے جس میں ان کے متعلقہ شعبوں مسائل اور ان میں پیشرفت پر بات چیت کی جاتی ہے۔ اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں کی ترسیل کا ایک مؤثر فورم ہونے کے ساتھ ساتھ ان گروپس کے ذریعے زرعی مالکاری کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں اور اقدامات پر نچلی سطح سے بازرسی بھی حاصل ہوتی ہے۔

زرعی مالکاری کی بین الصوبائی ورکشاپس

کاشت کار برادری کو سہولت دینے کے لیے صوبائی حکومتوں کے اقدامات اور معیارات کے تبادلے اور ان کی ترسیل کے لیے اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی گلہ بانی و محصولات کے صوبائی شعبوں سے قریبی ربط کو استوار رکھتا ہے۔ اس ضمن میں شعبہ ترقی برائے مالیات نے جون 2008ء اور مئی 2009ء میں بین الصوبائی زرعی ورکشاپس کا انعقاد کیا جن کا مقصد بینکوں اور دیگر متعلقہ اداروں کو ایک دوسرے کے قریب لانا اور ایک دوسرے کے تجربات، مشاہدات، خدشات اور منصوبوں پر تبادلہ خیال کرنا تھا۔

زرعی سروے

سکھر اور گوجرانوالہ میں زرعی سروے کیے گئے تاکہ ان اضلاع کی دیہی معیشت کے اجزا کا جائزہ، مالی خدمات کی طلب اور دیہی آبادی کو مالی اداروں تک رسائی میں درپیش مسائل معلوم کیے جاسکیں۔ اس سروے کی تحقیق کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے استفادے کے لیے اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دیا گیا ہے۔

مستقبل کی راہ

اسٹیٹ بینک مستقبل میں قومی فصلی بیمہ اسکیم کی ترقی، زرعی قرضوں کی گہرائی کا پائلٹ پروجیکٹ متعارف کرانے، چھوٹے کاشت کاروں کے لیے قرضہ جاتی ضمانت اسکیم، بینکوں کی صلاحیت سازی، زرعی قرض گاری کے طریقوں کو آسان بنانے، چھوٹے کاشت کاروں کو گروپ قرض گاری سہولت کی فراہمی، بینظیر زرعی کارڈ اسکیم کے نفاذ اور اسلامی بینکوں کے ذریعے شریعت سے ہم آہنگ زرعی قرضہ مصنوعات متعارف کرانے سمیت متعدد اقدامات کر رہا ہے۔